

مارکنگ اسکیم اردو (کورس-اے)

سالانہ امتحان 2026

Marking Scheme: Urdu Course A (003)

Annual Examination 2026

فروری 2026

صدر ممتحن اور ممتحن کے لیے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

1. آپ بخوبی واقف ہیں کہ کاپیوں کی جانچ (Evaluation) امیدواروں کی اصل اور صحیح جائزے کا اہم مرحلہ ہے۔ جانچ میں معمولی سی غلطی بھی سنگین مسائل کا سبب بن سکتی ہے جو امیدواروں کے مستقبل، تعلیمی نظام اور تدریسی پیشے کو متاثر کر سکتی ہے۔ غلطیوں سے بچنے کے لیے گزارش کی جاتی ہے کہ کاپیوں کی اصلاح چیکنگ شروع کرنے سے قبل کاپیوں کی چیکنگ کے لیے جو رہنما خطوط طے کیے گئے ہیں ممتحن حضرات ان کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔
2. ”جانچ سے متعلق پالیسی ایک خفیہ پالیسی ہے کیونکہ اس کا تعلق منعقدہ امتحانات کی رازداری، جانچ اور دیگر کئی پہلوؤں سے ہے۔ اس پالیسی کا کسی بھی صورت میں عوام تک پہنچ جانا امتحانی نظام میں خلل ڈال سکتا ہے اور لاکھوں امیدواروں کی زندگی اور مستقبل کو متاثر کر سکتا ہے۔ اس پالیسی یا دستاویز کو کسی کے ساتھ شیئر کرنے، کسی رسالے میں شائع کرنے یا اخبار/ویب سائٹ وغیرہ میں چھاپنے پر بورڈ اور بی این ایس (BNS) کے مختلف ضوابط کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے۔“

3. مارکنگ اسکیم میں دی گئی ہدایات کے مطابق ہی کاپیوں کی جانچ کی جائے۔ اسے ممتحن کے ذاتی انداز فکر یا کسی دیگر بنیاد پر انجام نہ دیا جائے۔ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کیا جائے اور اس کی پوری پابندی کی جائے۔ تاہم جانچ کے دوران وہ جوابات جو جدید معلومات یا علم پر مبنی ہوں اور/یا اختراعی ہوں، صحیح ہونے کی بنیاد پر مناسب نمبر دیے جاسکتے ہیں۔
- جماعت دہم (Class-X) میں استعداد پر مبنی (Competency-based) سوالات کی جانچ کے دوران جواب کو سمجھنے کی کوشش کی جائے اور اگر جواب مارکنگ اسکیم سے مختلف بھی ہو لیکن اس جواب سے پوچھی گئی استعداد (Competency) درست ظاہر ہو تو پورے نمبر ضرور دیے جائیں۔
4. مارکنگ اسکیم میں جو نکات دیے گئے ہیں وہ صرف جوابات کے لیے تجویز کردہ اقداری نکات (Value Point) ہیں۔ یہ محض رہنما اصول کی حیثیت رکھتے ہیں اور مکمل جواب کی نمائندگی نہیں کرتے۔ طلبہ اپنے انداز بیان میں جواب دے سکتے ہیں اور اگر اظہار درست ہو تو اسی کے مطابق مناسب نمبر دیے جائیں۔
5. صدر ممتحن (Head-Examiner) کو پہلے دن ہر ممتحن کی جانچی گئی ابتدائی پانچ جوابی کاپیوں کا بغور جائزہ لینا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی گئی ہدایات کے مطابق کی گئی ہے۔ اگر نمبروں میں کوئی فرق یا اختلاف پایا جائے تو باہمی غور و خوض اور گفتگو کے بعد اسے ختم (صفر) کیا جائے۔ باقی جوابی کاپیاں جانچ کے لیے اسی وقت دی جائیں جب یہ یقین ہو جائے کہ مختلف ممتحنین کی جانچ میں کوئی نمایاں فرق موجود نہیں ہے۔
6. جہاں جواب درست ہو وہاں ممتحن درست کا نشان (✓) اور غلط جواب کے لیے غلط کا نشان (X) لگائیں۔ جانچ کے دوران ایسا صحیح کا نشان (✓) نہ لگایا جائے جس سے یہ تاثر ملے کہ جواب درست ہے لیکن اس کے نمبر نہیں دیے گئے۔ یہ ایک عام غلطی ہے جو ممتحن اکثر کرتے ہیں۔
7. کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر دائیں ہاتھ کے حاشیے میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جوڑ کر بائیں جانب حاشیے میں لکھ کر اس پر دائرہ بنادیا جائے۔ اس ہدایت پر سختی سے عمل کیا جائے۔

8. اگر کسی سوال کے کئی جزو نہ ہوں تو اس کے نمبر بائیں جانب حاشیے میں لکھے جائیں اور ان پر دائرہ بنادیا جائے۔ اس ہدایت پر سختی سے عمل کیا جائے۔

9. اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیے جائیں اور بقیہ جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔

10. کسی ایک ہی غلطی کی بار بار تکرار پر ہر جگہ نمبر نہ کاٹے جائیں۔ ایک ہی غلطی کی تکرار پر صرف ایک بار ہی نمبر کم کیے جائیں۔

11. سوال نامہ میں دیے گئے نمبروں کے پورے پیمانے (0 سے 80 نمبر) کو استعمال کیا جائے۔ اگر جواب پورے نمبروں کے قابل ہو تو پورے نمبر دینے میں ہچکچاہٹ نہ کی جائے۔

12. ہر ممتحن کے لیے ضروری ہے کہ وہ پورے دفتری اوقات یعنی روزانہ 8 گھنٹے میں جانچ کا کام کرے۔ بنیادی مضامین میں روزانہ 20 اور دیگر مضامین میں 25 جوابی کاپیوں کی جانچ کی جائے۔ (تفصیلات جانچ کے رہنما خطوط میں دی گئی ہیں)۔ یہ ہدایت کم کیے گئے نصاب اور سوالات کی کم تعداد کے پیش نظر دی گئی ہے۔

13. اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ماضی میں ہونے والی درج ذیل عام غلطیاں نہ دہرائی جائیں:

- کسی جواب یا اس کے کسی حصے کو بغیر جانچے چھوڑ دینا۔
- مقررہ نمبروں سے زیادہ نمبر دے دینا۔
- نمبروں کا غلط میزان کرنا۔
- جوابی کاپی کے اندرونی صفحات سے سرورق پر نمبروں کی غلط منتقلی۔
- سرورق پر سوالات کے نمبروں کو غلط جوڑنا۔
- سرورق کے دونوں کالموں کے نمبروں کو غلط جوڑنا۔

- کل نمبروں کو جوڑنے میں غلطی۔
- نمبروں کا ہندسوں اور الفاظ میں ایک جیسا نہ ہونا۔
- جوابی کاپی سے آن لائن ایوارڈ لسٹ میں نمبروں کی غلط منتقلی۔
- جواب پر درست نشان لگانا لیکن نمبر نہ دینا (درست جواب کے لیے ✓ اور غلط کے لیے X کا نشان صاف اور واضح ہونا چاہیے)۔
- جواب کے کسی جزو پر درست اور باقی پر غلط نشان لگانا مگر نمبر درج نہ کرنا۔

14. اگر جانچ کے دوران کوئی جواب بالکل غلط پایا جائے تو اس پر X لگایا جائے اور صفر نمبر دیے جائیں۔
15. اگر کسی جواب کے جزو کی جانچ رہ جائے، نمبر سرورق پر نہ چڑھائے جائیں یا نمبروں کو جوڑنے میں غلطی ہو جائے اور یہ بات طالب علم کو معلوم ہو جائے تو اس سے جانچ کرنے والے عملے اور بورڈ دونوں کی سزا متاثر ہوتی ہے۔ اس لیے دوبارہ تاکید کی جاتی ہے کہ تمام ہدایات پر پوری توجہ اور احتیاط کے ساتھ عمل کرنا لازمی ہے۔
16. تمام ممتحن کو کاپیوں کی جانچ شروع کرنے سے پہلے جانچ کے رہنما خطوط کو اچھی طرح پڑھ اور سمجھ لینا چاہیے۔
17. ہر ممتحن اس بات کو یقینی بنائے کہ تمام جوابات کی جانچ کی گئی ہو، نمبر صحیح طور پر سرورق پر منتقل کیے گئے ہوں، نمبر درست جوڑے گئے ہوں اور ہندسوں اور الفاظ دونوں میں نمبر درست لکھے گئے ہوں۔
18. طلباء مقررہ فیس ادا کر کے اپنی جوابی کاپی کی فوٹو کاپی حاصل کر سکتے ہیں۔ لہذا تمام ممتحن اور صدر ممتحن کو ایک بار پھر ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی لاپرواہی نہ برتی جائے اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کیا جائے۔

Q.P. Code 5A

مارکنگ اسکیم

اردو (کورس - اے)

مقررہ وقت: 3 گھنٹے

کل نمبر: 80

Time Allowed: 3 Hours

M.M. 80

سوال نمبر	مکملہ جوابات / ویلیو پوائنٹ	نمبروں کی تقسیم
	حصہ - الف: عبارت منہی اور شعر منہی (20 نمبر)	
1	<p>مندرجہ ذیل غیر درسی نثری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس کے نیچے دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے۔</p> <p>$5 \times 1 = 5$</p> <p>جس بات کو اچھی طرح سمجھنا ہے وہ اُس ہندوستانی کی نشوونما ہے، جو ہندو مسلمانوں کے اختلاف سے پیدا ہو رہی تھی۔ اس تہذیب نے کبیر، گرو نانک، اکبر، خانخاناں، داؤد یال، ویدویاس، تان سین اور داراشکوہ پیدا کیے۔ اس نے ہندو اسلامی طرز تعمیر، موسیقی اور مصوری کو جنم دیا اور ایک نئی آریائی زبان کی تخلیق کی، اس زبان کو ہندوستانی کہا جاتا ہے۔ اس نے ہندوستانی تہذیب کی روح اپنے اندر جذب کی تھی اور پہلی مرتبہ ملک نے لسانی اتحاد کی طرف قدم بڑھائے تھے۔ یہ تاریخی اور سماجی ارتقا کے تقاضوں کو پورا کر رہی تھی۔ اس لیے ہندو اور مسلمان دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اسی کی ایک شکل کا نام اُردو ہے۔ اس زبان کے یا اس میں پیدا ہونے والے سرمائے کے لیے بدیشی یا غیر ملکی کا لفظ استعمال کرنا تاریخ تمدن سے ناواقفیت کی دلیل ہی نہیں بلکہ بد مذاقی اور بے انصافی بھی ہے۔ زبان اسی وقت مذہبوں سے متعلق کی جاسکتی ہے جب ذہن بیمار ہو اور نظر پر تعصب اور فرقہ پرستی کے جذبات نے پردے ڈال دیے ہوں۔</p>	

1	<p>(i) ہندو مسلمانوں کے ملنے جلنے سے جو زبان پیدا ہو رہی تھی، اسے کیا کہا جاتا ہے؟ درج ذیل متبادل جوابات میں سے صحیح جواب کا انتخاب لکھیے:</p> <p>(A) تہذیبی (B) آریائی (C) ہندوستانی (D) ہندو اسلامی</p> <p>جواب: (C) ہندوستانی</p>
1	<p>(ii) اردو زبان کے یا اس میں پیدا ہونے والے سرمائے کے لیے بدیشی یا غیر ملکی کا لفظ استعمال کرنا، کیا ہے؟</p> <p>(A) تاریخ تمدن سے ناواقفیت (B) بد مذاقی (C) بے انصافی (D) یہ تینوں</p> <p>جواب: (D) یہ تینوں</p>
1	<p>(iii) لفظ 'اختلاط' کے کیا معنی ہیں؟ (ایک لفظ میں جواب دیجیے)</p> <p>جواب: ملاپ / میل جول / ملنا جلنا</p>
1	<p>(iv) اس ملی جلی تہذیب نے کس کس کو پیدا کیا؟ (ایک جملے میں جواب لکھیے)</p> <p>جواب: اس ملی جلی تہذیب نے کبیر، گرو نانک، اکبر، خانخاناں، داؤد یال، وید ویاس، تان سین اور دارا شکوہ کو پیدا کیا۔</p>
1	<p>(v) زبان کس وقت مذہبوں سے متعلق کی جاسکتی ہے؟ (ایک جملے میں جواب دیجیے)</p> <p>جواب: زبان اسی وقت مذہبوں سے متعلق کی جاسکتی ہے جب ذہن بیمار ہو اور نظر پر تعصب اور فرقہ پرستی کے جذبات نے پردے ڈال دیے ہوں۔</p>

کل نمبر=5																		
2	<p>مندرجہ ذیل غیر درسی شعری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس کے نیچے دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے۔</p> <p>$5 \times 1 = 5$</p> <table border="0"> <tr> <td>جاگو سونے والو جاگو</td><td>وقت کے کھونے والو جاگو</td></tr> <tr> <td>باغ میں چڑیاں بول رہی ہیں</td><td>کلیاں آنکھیں کھول رہی ہیں</td></tr> <tr> <td>پھول خوشی سے جھوم رہے ہیں</td><td>پتوں کا منہ چوم رہے ہیں</td></tr> <tr> <td>جاگ اٹھے دریا اور نہریں</td><td>جاگ اٹھیں موجیں اور لہریں</td></tr> <tr> <td>ناؤ چلانے والے جاگے</td><td>پار لگانے والے جاگے</td></tr> <tr> <td>ساری دنیا جاگ رہی</td><td>کام کی جانب بھاگ رہی</td></tr> <tr> <td>لکھنے پڑھنے والو جاگو</td><td>پھولنے بڑھنے والو جاگو</td></tr> <tr> <td>صبح کا سونا خوب نہیں ہے</td><td>اچھا یہ اسلوب نہیں ہے</td></tr> </table> <p>(i) شاعر نے 'وقت کے کھونے والو' کسے کہا ہے؟ (درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب چن کر لکھیے۔)</p> <p>(A) رات کو سونے والوں کو (B) صبح کو سونے والوں کو</p> <p>(C) ناول چلانے والوں کو (D) لکھنے پڑھنے والوں کو</p> <p>جواب: (B) صبح کو سونے والوں کو</p> <p>(ii) نظم کے کن شعروں میں پانی کی سرگرمیوں کا ذکر آیا ہے؟ (درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب چن کر لکھیے۔)</p> <p>(A) پہلے اور دوسرے (B) دوسرے اور تیسرے</p> <p>(C) تیسرے اور چوتھے (D) چوتھے اور پانچویں</p>	جاگو سونے والو جاگو	وقت کے کھونے والو جاگو	باغ میں چڑیاں بول رہی ہیں	کلیاں آنکھیں کھول رہی ہیں	پھول خوشی سے جھوم رہے ہیں	پتوں کا منہ چوم رہے ہیں	جاگ اٹھے دریا اور نہریں	جاگ اٹھیں موجیں اور لہریں	ناؤ چلانے والے جاگے	پار لگانے والے جاگے	ساری دنیا جاگ رہی	کام کی جانب بھاگ رہی	لکھنے پڑھنے والو جاگو	پھولنے بڑھنے والو جاگو	صبح کا سونا خوب نہیں ہے	اچھا یہ اسلوب نہیں ہے	1
جاگو سونے والو جاگو	وقت کے کھونے والو جاگو																	
باغ میں چڑیاں بول رہی ہیں	کلیاں آنکھیں کھول رہی ہیں																	
پھول خوشی سے جھوم رہے ہیں	پتوں کا منہ چوم رہے ہیں																	
جاگ اٹھے دریا اور نہریں	جاگ اٹھیں موجیں اور لہریں																	
ناؤ چلانے والے جاگے	پار لگانے والے جاگے																	
ساری دنیا جاگ رہی	کام کی جانب بھاگ رہی																	
لکھنے پڑھنے والو جاگو	پھولنے بڑھنے والو جاگو																	
صبح کا سونا خوب نہیں ہے	اچھا یہ اسلوب نہیں ہے																	

1	<p>جواب: (D) چوتھے اور پانچویں</p> <p>(iii) پھولوں کے جھومنے کی کیا وجہ ہے؟ (ایک لفظ میں جواب لکھیے۔)</p> <p>جواب: خوشی</p> <p>(iv) صبح کے وقت باغ میں کیا کیا ہو رہا ہے؟ (ایک جملے میں جواب لکھیے۔)</p> <p>جواب: صبح کے وقت باغ میں چڑیاں بول رہی ہیں، کلیاں کھل رہی ہیں، پھول خوشی سے جھوم رہے ہیں اور پتوں کا منہ چوم رہے ہیں۔</p> <p>(نوٹ:- اگر طالب علم تین یا چار چیزوں کا ذکر کرتا ہے تو پورا ایک نمبر دیا جائے۔ اگر ایک یا دو چیزوں کا ذکر ہو تو آدھا نمبر دیا جائے۔)</p> <p>(v) نظم کے آخر میں شاعر نے کیا نصیحت کی ہے؟ (ایک جملے میں جواب دیجیے۔)</p> <p>جواب: دیر تک سونا اچھی عادت نہیں ہے۔</p>	1
1		1
1		1
کل نمبر = 5		
3	<p>درج ذیل درسی نثری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور نیچے دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے:</p> <p>$5 \times 1 = 5$</p> <p>بھولا بھی جانتا تھا کہ میں نے اُس کی ایسی بات کبھی برداشت نہیں کی۔ میں ہمیشہ اس سے یہی سننے کا عادی تھا کہ ”بھولا باباجی کا ہے، ماتاجی کا نہیں۔“ مگر اُس دن ہلوں کو کندھے پر اٹھا کر چھ میل تک لے جانے اور پیدل ہی واپس آنے کی وجہ سے میں بہت تھک گیا تھا۔ شاید میں اتنا نہ تھکتا اگر میرا نیا جوتا ایڑی کو نہ دباتا اور اس وجہ سے میرے پاؤں میں ٹیسس نہ اٹھتیں۔ اس غیر معمولی تھکن کے باعث میں نے بھولے کی وہ بات بھی برداشت کی۔ میں آسمان میں ستاروں کو دیکھنے لگا۔ آسمان کے</p>	

	<p>جنوبی گوشے میں ایک ستارہ مشعل کی طرح روشن تھا۔ غور سے دیکھنے پر وہ مدھم ہونے لگا۔ میں اونگھتے اونگھتے سو گیا۔</p> <p>صبح ہوتے ہی میرے دل میں خیال آیا کہ بھولا سوچتا ہوگا کہ کل رات بابا نے میری بات کس طرح برداشت کی؟ میں اس خیال سے لرز گیا کہ بھولے کے دل میں کہیں یہ خیال نہ آیا ہو کہ اب بابا میری پروا نہیں کرتے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ صبح کے وقت اس نے میری گود میں آنے سے انکار کر دیا۔</p> <p>(i) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے؟ (درج ذیل متبادل جوابات میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے۔)</p> <p>(A) بھولا (B) نیا قانون (C) بھیک (D) آزمائش</p> <p>جواب: (A) بھولا</p> <p>(ii) اس سبق کا مصنف کون ہے؟ (درج ذیل متبادل جوابات میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے۔)</p> <p>(A) راجندر سنگھ بیدی (B) سعادت حسن منٹو (C) حیات اللہ انصاری (D) محمد مجیب</p> <p>جواب: (A) راجندر سنگھ بیدی</p> <p>(iii) اس سبق کا تعلق ادب کی کس صنف سے ہے؟ (ایک لفظ میں جواب لکھیے۔)</p> <p>جواب: افسانہ</p> <p>(iv) مصنف کس وجہ سے تھک گیا تھا؟ (ایک جملے میں جواب لکھیے۔)</p>	
--	---	--

<p>1</p> <p>کل نمبر = 5</p>	<p>جواب: بلوں کو کندھے پر اٹھا کر چھ میل تک لے جانے اور پیدل ہی واپس آنے کی وجہ سے مصنف بہت تھک گیا تھا۔</p> <p>(v) صبح ہوتے ہی مصنف کے دل میں کیا خیال آیا؟ (ایک جملے میں جواب لکھیے۔)</p> <p>جواب: صبح ہوتے ہی مصنف کے دل میں خیال آیا کہ بھولا سوچتا ہوگا کہ کل رات بابا نے میری بات کس طرح برداشت کی؟</p>	
	<p>4</p> <p>درج ذیل درسی شعری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور نیچے دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے:</p> <p>$5 \times 1 = 5$</p> <p>اودیس سے آنے والے بتا!</p> <p>کیا اب بھی وہاں کے باغوں میں مستانہ ہوائیں آتی ہیں ؟</p> <p>کیا اب بھی وہاں کے پر بت پر گھنگھور گھٹائیں چھاتی ہیں ؟</p> <p>کیا اب بھی وہاں کی برکھائیں ویسے ہی دلوں کو بھاتی ہیں ؟</p> <p>اودیس سے آنے والے بتا!</p> <p>اودیس سے آنے والے بتا!</p> <p>کیا شام پڑے گلیوں میں وہی دلچسپ اندھیرا ہوتا ہے ؟</p> <p>اور سڑکوں کی دھندلی شمعوں پر سایوں کا بسیرا ہوتا ہے</p> <p>باغوں کی گھنیری شاخوں میں جس طرح سویرا ہوتا ہے</p> <p>اودیس سے آنے والے بتا!</p> <p>(i) مندرجہ بالا اشعار ادب کی کس صنف سے تعلق رکھتے ہیں؟ (درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے۔)</p>	

1	<p>(A) غزل (B) رباعی (C) خاکہ (D) نظم</p> <p>جواب: (D) نظم</p>	
1	<p>(ii) اس اقتباس کے شاعر کا نام کیا ہے؟ (درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے۔)</p> <p>(A) اکبر آلہ آبادی (B) محمد اقبال</p> <p>(C) جوش ملیح آبادی (D) اختر شیرانی</p> <p>جواب: (D) اختر شیرانی</p>	
1	<p>(iii) دوسرے بند میں سے 'شام' کا متضاد لفظ تلاش کر کے لکھیے؟ (صرف ایک لفظ میں جواب لکھیے۔)</p> <p>جواب: سویرا</p>	
1	<p>(iv) اقتباس میں کن کن جگہوں کا ذکر کیا گیا ہے؟ (ایک جملے میں جواب لکھیے۔)</p> <p>جواب: اقتباس میں باغوں، پریت، گلیوں اور سڑکوں کا ذکر کیا گیا ہے۔</p> <p>(نوٹ:- اگر طالب علم تین یا چار جگہوں کا ذکر کرتا ہے تو پورا ایک نمبر دیا جائے۔ اگر ایک یا دو جگہوں کا ذکر ہو تو آدھا نمبر دیا جائے۔)</p>	
1	<p>(v) شام کے وقت گلیوں اور سڑکوں کا کیسا منظر ہے؟ (ایک جملے میں جواب لکھیے۔)</p> <p>جواب: شام کے وقت گلیوں میں اندھیرا اور سڑکوں پر دھندلی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔</p>	کل نمبر = 5

	حصہ - ب: تحریری مہارت (25 نمبر)	
5	<p>درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر 250 الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے: $1 \times 10 = 10$</p> <p>(i) دنیا میں آلودگی بڑھنے کے خطرات</p> <p>(ii) عالمی طاقت بننے کے لیے قومی اتحاد ضروری ہے</p> <p>(iii) میرا پسندیدہ مصنف یا شاعر</p> <p>جواب:</p> <ul style="list-style-type: none"> تمہید و تعارف 2 نفس مضمون 5 انداز بیان 2 اختتام 1 <p>کل نمبر = 10</p>	
6	<p>فرض کیجیے کہ آپ کا نام شمیم ہے۔ آپ کی رہائش شیاملا ہلز کالونی، نزدیک بھارت بھون، بھوپال۔ 462002، میں ہے۔ اور آپ سینٹ جوزف اسکول، آریراہلز، بھوپال۔ 462011، کی دسویں جماعت میں زیر تعلیم ہیں۔ اب درج ذیل میں سے کوئی ایک مکتوب لکھیے:</p> <p>(a) پرنسپل کے نام درخواست لکھ کر ان سے دہم جماعت کی الوداعیہ تقریب کرنے کی اجازت حاصل کیجیے۔</p> <p>یا (OR)</p> <p>(b) دوست / سہیلی کو خط لکھ کر اسے سائنس اولمپیڈ میں شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کیجیے۔ وہ ایل۔ ایچ۔ 18، جٹی واڑھ، میرٹھ، یو۔ پی۔ 250003 میں رہائش پذیر ہے۔</p> <p>$1 \times 4 = 4$</p> <p>جواب:</p> <ul style="list-style-type: none"> درخواست / خط خاکہ (عہدہ، پتا، القاب و آداب، موضوع / عنوان، تاریخ، اختتام) 2 نفس مضمون 2 <p>کل نمبر = 4</p>	

	<p>(a) محمد مجیب کی زندگی کے حالات اور ادبی خدمات پر 100 الفاظ میں نوٹ لکھیے۔ 4</p> <p>یا (OR)</p> <p>(b) سوانح ”سر سید کا بچپن“ کا خلاصہ 100 الفاظ میں تحریر کیجیے۔</p> <p>جواب:</p> <p>(a) محمد مجیب کی زندگی کے حالات اور ادبی خدمات:</p> <p>محمد مجیب 1902ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم لکھنؤ کے لوریٹو کانسٹ میں حاصل کی۔ اس کے بعد دہرہ دون کے ایک پرائیویٹ اسکول سے سینئر کیمرنگ کا امتحان پاس کیا۔ 1919ء میں انھوں نے آکسفورڈ سے جدید تاریخ میں بی۔ اے۔ (آنرز) کیا۔ برلن میں ان کی ملاقات ڈاکٹر ذاکر حسین اور ڈاکٹر سید عابد حسین سے ہوئی۔ وہیں انھوں نے جرمن اور روسی زبانیں سیکھیں۔ فرانسیسی زبان وہ آکسفورڈ میں سیکھ چکے تھے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کے ساتھ انہوں نے جامعہ ملیہ اسلامیہ میں کام کرنے کا عہدہ کیا۔ فروری 1926ء میں وہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شیخ الجامعہ (وائس چانسلر) بنائے گئے اور اس عہدے پر چوبیس برس تک فائز رہے۔ ان کا انتقال دہلی میں ہوا۔</p> <p>مجیب صاحب انتظامی امور کے ساتھ تصنیف و تالیف کے کام میں بھی برابر لگے رہے۔ اردو اور انگریزی میں ان کی بہت سی کتابیں شائع ہوئیں۔ انھوں نے آٹھ ڈرامے ”کھیتی“، ”انجام“، ”خانہ جنگی“، ”حبہ خاتون“، ”ہیروئن کی تلاش“، ”آزمائش“، ”دوسری شام“، اور ایک ڈراما بچوں کے لیے ”آؤ ڈراما کریں“ لکھے۔ وہ صاف، سادہ اور سلیس نثر لکھتے تھے۔ ان کے مکالموں میں بول چال کا فطری انداز ہے۔</p> <p>یا (OR)</p> <p>(b) سوانح ”سر سید کا بچپن“ کا خلاصہ:</p>	7
--	---	---

<p>سبق 'سرسید کا بچپن' الطاف حسین حالی کی کتاب "حیاتِ جاوید" سے لیا گیا ہے۔ اس میں سرسید کے بچپن کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔</p> <p>سرسید کی زندگی کا آغاز عام لوگوں سے مختلف نہیں تھا۔ ان میں جسمانی صحت اور فزیکل قابلیت کے سوا ایسی خصوصیت نہیں تھی جس کی وجہ سے انھیں دوسرے بچوں پر فوقیت دی جاسکے۔ لیکن جیسے جیسے آگے بڑھتے ہیں، وہ عظمت کی بلندیوں پر نظر آتے ہیں۔ اس لیے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ محنت سے آدمی جو چاہے سو ہو سکتا ہے۔ سرسید کی پرورش ان کے گھر کی خادمہ مسماۃ بی بی کے ہاتھوں ہوئی۔ وہ انھیں ماں بی بی کہتے تھے۔ اس لیے سرسید کو ماں بی بی سے بہت محبت تھی۔</p> <p>سرسید پر بچپن میں نہ تو کھیلنے کو دینے کی کوئی خاص قید تھی اور نہ اتنی آزادی کہ جس طرح اور جہاں چاہیں کھیلتے کودتے پھریں۔ ان کے گھر والوں نے انھیں اجازت دے رکھی تھی کہ جس کھیل کو چاہیں کھیلیں، لیکن چھپا کر نہ کھیلیں۔ سرسید بچپن میں گیند بلہ، کبڈی، گیارہیاں، آنکھ چوٹی، چیل چلو وغیرہ کھیلتے تھے۔ بچپن میں سرسید کو تنہا کہیں آنے جانے کی اجازت نہیں تھی۔ سرسید کے نانا کے یہاں چوڑا چکلا دسترخوان بچھتا تھا جس پر گھر کے تمام افراد بیٹھتے۔ کھانا کھاتے وقت دسترخوان کے آداب کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔</p> <p>سرسید کو گاؤں اور وہاں کی زندگی بہت پسند تھی۔</p> <p>سرسید نے گھر پر ہی رہنے والی استانی سے ناظرہ قرآن پڑھا۔ قرآن پڑھنے کے بعد انھوں نے باہر مکتب میں پڑھنا شروع کیا اور عربی فارسی کی کئی کتابیں پڑھیں۔</p> <p>کل نمبر = 4</p>	<p>سبق 'سرسید کا بچپن' الطاف حسین حالی کی کتاب "حیاتِ جاوید" سے لیا گیا ہے۔ اس میں سرسید کے بچپن کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔</p> <p>سرسید کی زندگی کا آغاز عام لوگوں سے مختلف نہیں تھا۔ ان میں جسمانی صحت اور فزیکل قابلیت کے سوا ایسی خصوصیت نہیں تھی جس کی وجہ سے انھیں دوسرے بچوں پر فوقیت دی جاسکے۔ لیکن جیسے جیسے آگے بڑھتے ہیں، وہ عظمت کی بلندیوں پر نظر آتے ہیں۔ اس لیے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ محنت سے آدمی جو چاہے سو ہو سکتا ہے۔ سرسید کی پرورش ان کے گھر کی خادمہ مسماۃ بی بی کے ہاتھوں ہوئی۔ وہ انھیں ماں بی بی کہتے تھے۔ اس لیے سرسید کو ماں بی بی سے بہت محبت تھی۔</p> <p>سرسید پر بچپن میں نہ تو کھیلنے کو دینے کی کوئی خاص قید تھی اور نہ اتنی آزادی کہ جس طرح اور جہاں چاہیں کھیلتے کودتے پھریں۔ ان کے گھر والوں نے انھیں اجازت دے رکھی تھی کہ جس کھیل کو چاہیں کھیلیں، لیکن چھپا کر نہ کھیلیں۔ سرسید بچپن میں گیند بلہ، کبڈی، گیارہیاں، آنکھ چوٹی، چیل چلو وغیرہ کھیلتے تھے۔ بچپن میں سرسید کو تنہا کہیں آنے جانے کی اجازت نہیں تھی۔ سرسید کے نانا کے یہاں چوڑا چکلا دسترخوان بچھتا تھا جس پر گھر کے تمام افراد بیٹھتے۔ کھانا کھاتے وقت دسترخوان کے آداب کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔</p> <p>سرسید کو گاؤں اور وہاں کی زندگی بہت پسند تھی۔</p> <p>سرسید نے گھر پر ہی رہنے والی استانی سے ناظرہ قرآن پڑھا۔ قرآن پڑھنے کے بعد انھوں نے باہر مکتب میں پڑھنا شروع کیا اور عربی فارسی کی کئی کتابیں پڑھیں۔</p>	<p>8</p>
<p>3</p>	<p>(a) شاد عظیم آبادی کی زندگی اور شاعری پر 100 الفاظ میں نوٹ لکھیے۔</p> <p>یا (OR)</p> <p>(b) نظم 'جلوہ دربارِ دہلی' کے مختلف منظروں کو 100 الفاظ میں تحریر کیجیے۔</p> <p>جواب: (a) شاد عظیم آبادی کی زندگی اور شاعری پر نوٹ:</p>	<p>8</p>

شاد عظیم آبادی کا اصل نام علی محمد اور شاد تخلص ہے۔ ان کی پیدائش پٹنہ میں 1846ء میں ہوئی۔ گھر پر عربی فارسی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کچھ عرصے تک انگریزی بھی پڑھی۔ علوم اسلامی کی تحصیل کے ساتھ ساتھ انھوں نے عیسائیوں، پارسیوں اور ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کا مطالعہ بھی کیا۔ شاد عظیم آبادی کی وفات 1927ء میں ہوئی۔

نثر و نظم دونوں میں شاد نے کئی تصانیف اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ شاد کی غزلوں کا دیوان ان کی وفات کے بعد 1938ء میں ”نغمہ الہام“ کے نام سے شائع ہوا۔ بعد میں ان کی خود نوشت اور متعدد مجموعے منظر عام پر آئے۔

شاد نے مثنوی، غزل، قصیدہ، مرثیہ اور دوسری اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی لیکن ان کی شہرت کا اصل باعث ان کی سادہ، مترنم اور شیریں غزلیں ہیں۔

(نوٹ: شاعر کی زندگی کے لیے ایک نمبر اور شاعری کے لیے دو نمبر دیے جائیں گے۔)

یا (OR)

(b) نظم ’جلوہ دربار دہلی‘ کے مختلف مناظر:

نظم ’جلوہ دربار دہلی‘ اکبر آلہ آبادی نے لکھی ہے۔ اس نظم میں انھوں نے لارڈ کرزن کے دہلی میں دربار کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اکبر آلہ آبادی نے دربار سے متعلق رونق اور چہل پہل کے بہت سے مناظر کا نقشہ کھینچا ہے۔ یہ دربار دہلی کے کنگز وے کیمپ میں منعقد کیا گیا تھا جو کہ ایک غیر آباد علاقہ تھا۔ مگر دربار میں آنے والے مہمانوں کے لیے یہاں اتنے خیمے لگائے گئے تھے کہ یہ علاقہ ’خیموں کا جنگل‘ نظر آ رہا تھا۔ جگہ جگہ سڑک پر سرخی کوئی جا رہی تھی۔ سبے ہوئے ہاتھی جھوم رہے تھے۔ سارنگی بج رہی تھی۔ ہر طرف روشنیوں سے چکاچوند تھی۔ آتش بازی چھوڑی جا رہی تھی۔ انواع اقسام کے کھانے میٹا تھے۔ قیمتی چوکی یعنی تخت لگایا گیا تھا۔ ہندوستانی اور انگریزی فوجی ہتھیاروں سے لیس تھے۔ دربار کی رونق دیکھنے آئے لوگوں کی بہت بھیڑ تھی۔

کل نمبر = 3

<p>4</p>	<p>9 (a) افسانہ ”آئی سی ایس“ کا خلاصہ یا ”گڈری کالال۔ نور خاں“ کے مرکزی کردار کے بارے میں 100 الفاظ میں لکھیے۔</p> <p>(OR) یا</p> <p>(ii) دیویندر ستیا رتھی کی افسانہ نگاری یا مولوی عبدالحق کی ادبی خدمات پر 100 الفاظ میں نوٹ لکھیے۔</p> <p>جواب:</p> <p>(a) افسانہ ”آئی سی ایس“ کا خلاصہ:</p> <p>افسانہ ”آئی سی ایس“ کے مصنف علی عباس حسینی ہیں۔ اس افسانے کا مرکزی کردار وحید ہے جو ایک غریب دیہاتی زمیندار گھرانے میں پیدا ہوا مگر اس کے ایک عزیز نے وحید کو گود لے لیا اور اس کی تعلیم و تربیت اور پرورش کی۔ وہ پڑھ لکھ کر آئی سی ایس بن گیا اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے انگلستان چلا گیا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ جہاں آرائیگم سے وحید کی شادی ہو گئی۔ آئی سی ایس بننے کے بعد وحید کو اپنے ماضی سے شرمندگی محسوس ہونے لگی۔ ہندوستان واپس آنے کے بعد بھی اس نے اپنے والدین سے ملاقات نہیں کی۔ وحید کی ماں اکثر بیٹے کو بلانے کے لیے خط لکھواتی رہتی، مگر وہ ہمیشہ ٹال جاتا۔ آخر کار ماں نے مجبور ہو کر بہو بیگم کے نام خط لکھوا کر اسے گاؤں آنے کی دعوت دی۔</p> <p>بہو پر ساس کی پر خلوص دعوت کا اتنا اثر ہوا کہ وہ وحید سے گاؤں جانے کی ضد کرنے لگی۔ وحید کی بیگم آکسفورڈ کی تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ اچھی عادت اور اخلاق کی مالک تھیں۔ اس لیے ان کے مزاج میں بہت سادگی تھی۔ گاؤں کے ماحول کو ذہن میں رکھتے ہوئے سسرال جانے کے لیے انھوں نے پردے کا اہتمام کیا، تحفے خریدے اور سب گھر والوں سے بہت اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔ گھر والوں نے بھی ان کا شاندار استقبال کیا۔ وحید بھی گاؤں پہنچ کر اپنے رتبے کو بھول کر وہاں کے ماحول میں گھل مل گیا۔ گاؤں کی ہوا لگتے ہی شہریت کا بناوٹی لبادہ اتر گیا اور اپنے بھائی کے ساتھ</p>
----------	---

مل کر وہ سارے کام کرنے لگا جو دیہات کی زندگی کا معمول ہیں۔ سچ ہے انسان خواہ کتنا بھی بڑا عہدہ حاصل کر لے اپنے ماحول اور جڑوں سے دور نہیں ہو سکتا۔

یا (OR)

(a) خاکہ ”گدڑی کا لال۔ نور خاں“ کے مرکزی کردار کے بارے میں:

نور خاں مرحوم کنٹنجنٹ کے اوّل رسالے میں سپاہی تھے۔ وہ اپنی سچائی اور فرض شناسی کے لیے مشہور تھے۔ بڑے شہسوار تھے۔ گھوڑوں کی عادتوں کو خوب پہچانتے تھے۔ بڑے بڑے سرکش گھوڑوں کو انھوں نے قابو میں کیا تھا۔ افسران کی مستعدی اور سلیقے سے بہت خوش تھے لیکن ان کی صاف گوئی کی وجہ سے اکثر افسران سے ناراض ہو جاتے۔ وہ رتبے اور عہدے کی پرواہ کیے بغیر سچائی پر قائم رہتے۔ شریف افسران کی سچائی، ایمان داری اور محنت کی بہت قدر کرتے تھے۔ اکثر افسران کو اپنے ساتھ رکھنے کے خواہش مند رہتے تھے۔ تبادلے کے وقت انگریز افسران کے پاس اپنی ماتیں رکھواتے جس میں وہ کبھی خیانت نہ کرتے۔ انھیں اپنے وطن دولت آباد سے بہت محبت تھی۔ بڑے بڑے عہدوں کے لالچ میں بھی انھوں نے دولت آباد نہیں چھوڑا۔ جب ریاست کے مالی حالات خراب ہونے پر ان کی نوکری ختم ہو گئی تو انھوں نے اپنی زمین پر انجیروں کا باغ لگایا۔ ان کی محنت، لگن اور دیکھ بھال سے ان کے باغ پر خوب پھل آتے۔ نور خاں سچائی پر بڑی سختی سے قائم رہتے۔ چاہے اس کے لیے انھیں کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔ مستعد اتنے تھے کہ دن ہو یا رات، ہر وقت ہر کام کے لیے تیار رہتے۔ دوستی کے بڑے پکے تھے۔ مہمان نواز بھی تھے۔ میٹھا کھانے کے بے حد شوقین۔ ان کا قول تھا کہ ”اگر کسی کو میٹھا ملے تو وہ نمکین کیوں کھائے“۔ نور خاں بہت زندہ دل شخص تھے۔ ان کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی اور خوش رہتے۔ وہ حساب کے کھرے، بات کے کھرے اور وفادار تھے۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ کسی نہ کسی کام میں صرف ہوتا تھا۔

یا (OR)

	<p>(b) دیویندر ستیارتھی کی افسانہ نگاری:</p> <p>دیویندر ستیارتھی پنجاب کے ضلع سنگرور میں پیدا ہوئے۔ ان کی پہلی اردو کہانی ”اور بانسری بجتی رہی“ لاہور کے مشہور رسالے ”ادب لطیف“ میں شائع ہوئی۔ ”نئے دیوتا“ اور ”بانسری بجتی رہی“ اور ”چائے کارنگ“ ان کے اردو افسانوں کے مجموعے ہیں۔ دیویندر ستیارتھی نے اردو کے علاوہ ہندی اور پنجابی میں بھی علمی اور ادبی سرمایہ چھوڑا ہے۔ ان کے افسانوں کی بنیاد دیومالاؤں اور لوک گیتوں پر ہے۔</p> <p>1976 میں انھیں پدم شری کے اعزاز سے نوازا گیا۔ ان کا انتقال دہلی میں ہوا۔</p> <p>یا (OR)</p> <p>(b) مولوی عبدالحق کی ادبی خدمات:</p> <p>بابائے اردو مولوی عبدالحق مغربی اتر پردیش کے قصبہ ہاپوڑ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اپنی ساری زندگی اردو زبان کی خدمت میں صرف کردی۔ انجمن ترقی اردو کے سکریٹری مقرر ہوئے۔ انجمن کی جانب سے ان کی ادارت میں سہ ماہی ادبی رسالہ ”اردو“ جاری ہوا۔</p> <p>مولوی عبدالحق محقق، سوانح نگار، خاکہ نگار، لغت نویس، ماہر قواعد اور صاحب طرز انشا پرداز تھے۔ بول چال کی سادہ زبان لکھتے تھے۔ مشکل زبان لکھنے والوں کو اردو کا دشمن کہتے تھے۔ انھوں نے کئی کتابیں لکھیں اور مرتب کیں۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ شمالی ہندوستان کے قدیم ادبی سرمائے کی تدوین و اشاعت ہے۔ انگریزی اردو لغت اور اردو زبان و قواعد کا بنیادی کام بھی مولوی عبدالحق کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ہندوستان اور پاکستان میں اردو زبان کی اشاعت کے سلسلے میں مولوی عبدالحق کی خدمات بے مثال ہیں۔</p>	

	حصہ - ج: عملی قواعد (20 نمبر)																	
10	<p>’فعل‘ سے متعلق درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے: $3+1+1=5$</p> <p>(i) نیچے فعل کی مختلف اقسام کی تعریفیں بیان کی گئی ہیں۔ غور سے پڑھیے اور فعل کی قسم پہچان کر کالم جوڑیے۔</p> <table border="0"> <tr> <td>کالم - ’الف‘</td> <td>کالم - ’ب‘</td> </tr> <tr> <td>(a) وہ فعل جس میں کام کا اثر صرف فاعل تک محدود ہو</td> <td>(x) فعل مجہول</td> </tr> <tr> <td>(b) وہ کام جو آنے والے وقت میں ہو</td> <td>(y) فعل لازم</td> </tr> <tr> <td>(c) وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہیں ہو</td> <td>(z) فعل مستقبل</td> </tr> </table> <p>جواب:</p> <table border="0"> <tr> <td>کالم - ’الف‘</td> <td>کالم - ’ب‘</td> </tr> <tr> <td>(a) وہ فعل جس میں کام کا اثر صرف فاعل تک محدود ہو</td> <td>(y) فعل لازم</td> </tr> <tr> <td>(b) وہ کام جو آنے والے وقت میں ہو</td> <td>(z) فعل مستقبل</td> </tr> <tr> <td>(c) وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہیں ہو</td> <td>(x) فعل مجہول</td> </tr> </table> <p>(ii) درج ذیل میں سے فعل متعدی کی درست مثال بتائیے۔ (متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے۔)</p> <p>(A) کل رات کو میں جلدی سو گیا تھا۔</p> <p>(B) ڈاکٹر مریض کو دیکھ رہا ہے۔</p> <p>(C) جلدی جلدی کام کرو اور جاؤ۔</p> <p>(D) تم گھر کب آؤ گے؟</p> <p>جواب: (B) ڈاکٹر مریض کو دیکھ رہا ہے۔</p>	کالم - ’الف‘	کالم - ’ب‘	(a) وہ فعل جس میں کام کا اثر صرف فاعل تک محدود ہو	(x) فعل مجہول	(b) وہ کام جو آنے والے وقت میں ہو	(y) فعل لازم	(c) وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہیں ہو	(z) فعل مستقبل	کالم - ’الف‘	کالم - ’ب‘	(a) وہ فعل جس میں کام کا اثر صرف فاعل تک محدود ہو	(y) فعل لازم	(b) وہ کام جو آنے والے وقت میں ہو	(z) فعل مستقبل	(c) وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہیں ہو	(x) فعل مجہول	<p>1</p> <p>1</p> <p>1</p>
کالم - ’الف‘	کالم - ’ب‘																	
(a) وہ فعل جس میں کام کا اثر صرف فاعل تک محدود ہو	(x) فعل مجہول																	
(b) وہ کام جو آنے والے وقت میں ہو	(y) فعل لازم																	
(c) وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہیں ہو	(z) فعل مستقبل																	
کالم - ’الف‘	کالم - ’ب‘																	
(a) وہ فعل جس میں کام کا اثر صرف فاعل تک محدود ہو	(y) فعل لازم																	
(b) وہ کام جو آنے والے وقت میں ہو	(z) فعل مستقبل																	
(c) وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہیں ہو	(x) فعل مجہول																	

<p>1 کل نمبر=5</p>	<p>(iii) درج ذیل میں سے فعل ناقص کی درست مثال بتائیے۔ (متبادل جوابات میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے۔)</p> <p>(A) آج میں بہت خوش ہوں۔</p> <p>(B) ثنا اپنے والد کو خط لکھ رہی ہے۔</p> <p>(C) میں روز صبح ورزش کرتا ہوں۔</p> <p>(D) ہم سبھی لوگ کیرم کھیلنے جارہے ہیں۔</p> <p>جواب: (A) آج میں بہت خوش ہوں۔</p>	
<p>1 1 1 1</p>	<p>11</p> <p>علم بیان اور علم بدیع سے متعلق درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے: $3+1+1=5$</p> <p>(i) اس شعر کو غور سے پڑھیے اور نیچے لکھے سوالوں کے جواب لکھیے: $3 \times 1 = 3$</p> <p>دنیا میری بلا جانے، مہنگی ہے یا سستی ہے</p> <p>موت ملے تو مفت نہ لوں، ہستی کی کیا ہستی ہے (فانی)</p> <p>(الف) اس شعر میں متضاد الفاظ کے کتنے جوڑے آئے ہیں؟</p> <p>جواب: دو</p> <p>(ب) شعر میں متضاد الفاظ کے استعمال سے کون سی صنعت بنتی ہے؟</p> <p>جواب: صنعت تضاد</p> <p>(ج) مصرعہ اول میں سے متضاد الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔</p> <p>جواب: مہنگی - سستی</p> <p>(ii) کنایہ کسے کہتے ہیں؟ (درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے۔)</p>	

<p>1</p> <p>1</p> <p>کل نمبر = 5</p>	<p>(A) کسی ایک چیز کو کسی دوسری چیز کے مانند بتانا</p> <p>(B) کسی بات کا پوشیدہ رکھ کر کہنا یا مخفی اشارہ کرنا</p> <p>(C) کلام میں ایسے الفاظ لانا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں</p> <p>(D) کسی بات کی من گھڑت وجہ بتانا</p> <p>جواب: (B) کسی بات کا پوشیدہ رکھ کر کہنا یا مخفی اشارہ کرنا</p> <p>(iii) کلام میں کسی ایک چیز کو کسی دوسری چیز کے مانند بتانا، کیا کہلاتا ہے؟ درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے۔</p> <p>(A) تجنیس (B) تلمیح (C) تشبیہ (D) تضاد</p> <p>جواب: (C) تشبیہ</p>	
<p>3</p>	<p>12 محاوروں اور کہاوتوں سے متعلق درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے: $3+1+1=5$</p> <p>(i) درج ذیل محاوروں اور کہاوتوں میں سے تین کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔</p> <p>(a) ناک میں دم کرنا (b) پھوٹ پھوٹ کر رونا</p> <p>(c) عیب لگانا (d) مچھلی کے جائے کو تیرنا کون سکھائے</p> <p>(e) اونچی دکان پھیکے پکوان</p> <p>جواب: (نوٹ: ہر محاورے/کہاوت کے درست استعمال پر ایک نمبر دیا جائے گا)</p> <p>(a) ناک میں دم کرنا: حامد کی حرکتوں نے والدین کی ناک میں دم کر دیا۔</p> <p>(b) پھوٹ پھوٹ کر رونا: اپنی ناکامی کی خبر سن کر اسلم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔</p> <p>(c) عیب لگانا: ہمیں بلاوجہ کسی پر عیب لگانے سے بچنا چاہیے۔</p> <p>(d) مچھلی کے جائے کو تیرنا کون سکھائے:</p>	

<p>1</p>	<p>سچن تند و لکر کا پینا تو کھیل میں ماہر نکلا۔ ویسے بھی مچھلی کے جائے کو تیرنا کون سکھائے۔ (e) اونچی دکان پھیکے پکوان: دکان کی شہرت کے مطابق چیزیں معیاری نہیں تھیں۔ یہ تو اونچی دکان اور پھیکے پکوان والی بات ہو گئی۔ (نوٹ: یہ جملے برائے نمونہ ہیں۔)</p> <p>(ii) 'اونٹ کے منہ میں زیرہ' کیا ہے؟ (درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے۔)</p> <p>(A) محاورہ (B) کہاوت (C) فقرہ (D) روزمرہ</p> <p>جواب: (B) کہاوت</p> <p>(iii) درج ذیل مکالموں پر غور کیجیے اور بتائیے کہ کس مکالمے (ڈائیلاگ) میں محاورہ استعمال ہوا ہے؟ (درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے)</p> <p>پہلا سپاہی: تم اپنے جرم کا اقبال کرتی ہو؟ سلمیٰ: ہم نے کوئی جرم نہیں کیا۔۔۔۔</p> <p>پہلا سپاہی: تم لڑائی میں شریک ہوئی ہو؟ سلمیٰ: ہم نے دشمنوں کو مارا۔</p> <p>(A) پہلے (B) دوسرے (C) تیسرے (D) چوتھے</p> <p>جواب: (A) پہلے</p>	<p>1</p>
----------	---	----------

کل نمبر 3+1+1=5		
1	<p>رموزِ اوقاف سے متعلق درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔ $2 \times 1 = 2$</p> <p>(i) وہ نشان بنائیے جو جملہ ختم ہونے پر لگایا جاتا ہے۔ جواب: ختمہ ”۔“</p> <p>(ii) کوئی بات پوچھنے کے لیے لگائی جانے والی علامت کو کیا کہتے ہیں؟ (درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے۔)</p> <p>(A) ختمہ (B) سکتہ (C) رابطہ (D) سوالیہ</p> <p>جواب: (D) سوالیہ</p> <p>کل نمبر=2</p>	13
1 1	<p>شعری اصطلاحات سے متعلق درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے: $2 + 1 = 3$</p> <p>(i) ردیف کسے کہتے ہیں؟ درج ذیل شعر کی ردیف لکھیے: سر میں شوق کا سودا دیکھا دہلی کو ہم نے بھی جادیکھا</p> <p>جواب: عام طور پر اشعار میں قافیے کے بعد جو لفظ دہرائے جاتے ہیں انہیں ردیف کہتے ہیں۔ ردیف: دیکھا</p> <p>(ii) ایک شعر میں کتنے مصرعے ہوتے ہیں؟ درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے۔</p> <p>(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ</p>	14

1 کل نمبر=3	جواب: (A) دو	
	حصہ - د: ادب (15 نمبر)	
2	درج ذیل سوالات میں سے دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ (نوائے اردو؛ حصہ نثر) $2 \times 2 = 4$ (i) منگو کو دنیا کی تازہ خبریں کہاں سے ملتی تھیں؟ جواب: منگو کو دنیا کی تازہ خبریں اپنی سواریوں سے ملتی تھیں۔	15
2	(ii) موتی نگر وادی میں داخل ہوتے ہی مسافروں کا مزاج بدلنے کی کیا وجہ تھی؟ جواب: نن دا دیوی اور ترشول کی برف پوش چوٹیوں اور ڈھلواں پہاڑوں پر سب، ناشپاتی وغیرہ کے باغوں کی ہریالی دیکھ کر مسافروں کا مزاج بدل گیا۔	2
2	(iii) سر سید نے اسلامی قانون کے مطابق عورتوں کے کیا حقوق اور اختیارات بتائے ہیں؟ جواب: اسلام نے عورتوں کے مردوں کے برابر حقوق اور اختیارات دیے ہیں۔ بچپن سے لے کر بالغ ہونے تک جو اختیارات مردوں کے ہیں وہی عورتوں کو بھی حاصل ہیں۔ عورت اپنی شادی کرنے کی مختار ہے۔ عورت کو اپنی شادی سے پہلے اور بعد میں جو جائیداد ملے وہ اس کی خود مالک ہے۔	2
2 کل نمبر=4	(iv) مولوی عبدالحق کے مضمون کی روشنی میں بتائیے کہ 'مخلوط زبان' کسے کہتے ہیں؟ جواب: مخلوط زبان سے مراد وہ زبان ہے جس میں مختلف زبانوں کے الفاظ شامل ہوں جیسے اردو۔ اردو ایک مخلوط زبان ہے کیوں کہ اس میں عربی، فارسی وغیرہ زبانوں کے الفاظ شامل ہو کر اردو زبان کا حصہ بن گئے ہیں۔	2

16	<p>درج ذیل سوالات میں سے دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ (نوائے اردو؛ حصہ نظم) $2 \times 2 = 4$</p> <p>(i) سودا نے اپنی غزل کے قطعہ بند اشعار میں کون سی کیفیت بیان کی ہے؟</p> <p>جواب: شاعر پر عشق کا ایسا جنون طاری ہے اسے کچھ ہوش نہیں ہے۔ اور اس دیوانگی کے عالم میں پتھروں سے اپنا سر ٹکراتا ہے، جس طرح پانی کی لہریں پہاڑوں سے ٹکراتی ہیں۔</p> <p>(ii) شادِ سحریم آبادی کی غزل میں 'نایاب' ہیں ہم کا کیا مطلب ہے؟</p> <p>جواب: شعر میں نایاب سے مراد شاعر کی خود کی ذات ہے۔ شاعر اپنی خوبیوں اور اپنے اوصاف کی بدولت ایسی ہی نایاب ہستی بن چکا ہے کہ اس کے جیسا بننے کا خواب دیکھنے والوں کو اس خواب کی تعبیر صرف ناکامی کی صورت میں ہی ملے گی۔</p> <p>(iii) اصغر گونڈوی نے آلام روزگار کو آسان بنانے کا کیا طریقہ اپنایا ہے؟</p> <p>جواب: اصغر گونڈوی نے آلام روزگار کو آسان بنانے کے لیے یہ طریقہ اپنایا کہ ہر غم کو غمِ جاناں تصور کر لیا کہ سبھی غم محبوب کے دیے ہوئے ہیں۔ چونکہ محبوب جان سے زیادہ عزیز ہے اس لیے اس کے غم بھی گوارا ہیں۔ جب آلام روزگار غمِ جاناں ہو گئے تو وہ آسان ہو گئے۔</p> <p>(iv) زمین کے باسیوں کو خدا اور حسن کے درمیان ہونے والی بات چیت کی کیسے خبر ہوئی؟</p> <p>جواب: خدا اور حسن کے درمیان ہونے والی گفتگو پہلے چاند نے سنی، چاند نے آسمان پر سب کو اطلاع دی۔ صبح کے تارے نے یہ بات سن کر شبِ نیم کو بتائی اور شبِ نیم نے زمین کے باسیوں تک اس گفتگو کو پہنچا دیا۔</p>
17	<p>درج ذیل سوالات میں سے دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ (گلزارِ اردو) $2 \times 2 = 4$</p> <p>(i) ضلع انجینئر نے گیا کے داؤں سے بچنے کے لیے کیا چال چلی؟</p>

2	<p>جواب: ضلع انجینئر بن جانے کے بعد مصنف کو 'گلی ڈنڈا' کھیلنے کی مشق نہ رہی۔ اس لیے وہ بے ایمانی کرنے لگا۔ داؤں پورا ہونے پر بھی کھیلتا رہا جب کہ قاعدے کے مطابق گیا کی باری آنی چاہیے تھی۔ گویا ساری بے قاعدگیوں سے کام لے کر ضلع انجینئر نے کھیلتا جاری رکھا۔</p>	
2	<p>(ii) کہانی 'دو فرلانگ لمبی سڑک' میں بڑے آدمی کے استقبال کا کیا منظر پیش کیا گیا ہے؟</p> <p>جواب: بڑے آدمی کے استقبال کے لیے سڑک پر سُرخ حلوان بچھا ہے۔ آ رہا جھنڈیاں لگی ہیں۔ اسکولوں کے چھوٹے چھوٹے لڑکے نیلی پگڑیاں باندھے سڑک پر دونوں طرف قطاروں میں کھڑے ہیں۔ چہرے دھوپ کی شدت سے غمتا اٹھے ہیں۔ پیاس کی وجہ سے بچوں کے گلے خشک ہو چکے ہیں۔ موٹر سائیکلوں کی پھٹ پھٹ اور بینڈ کا شور ہے۔ بچے سوکھے ہوئے گلوں سے نعرے لگا رہے ہیں۔</p>	
2	<p>(iii) زیبو خالہ کس بات پر سلطان کو ٹوکتی تھیں اور سلطان کو اُن کی یہ بات کیوں بری لگتی تھی؟</p> <p>جواب: زیبو خالہ سلطان کو باہر جانے سے ٹوکتی تھیں۔ سلطان کو یہ بات بری لگتی تھی کیوں کہ جب بھی وہ کھیلنے جاتا تو زیبو خالہ اسے اپنے بوڑھے دادا کا حوالہ دے کر روکتی تھیں اور یہ بات سلطان کو بری لگتی تھی۔</p>	
2	<p>(iv) جگر صاحب سے محمد طفیل کا تعارف کس طرح ہوا؟</p> <p>جواب: محمد طفیل کی جگر صاحب سے پہلی ملاقات لکھنؤ میں ہوئی تھی۔ وہ گرمی کے موسم میں شوکت تھانوی کے گھر پر سو رہے تھے۔ جگر صاحب نے شوکت تھانوی سے اُن کے متعلق پوچھا تو خاکہ نگار محمد طفیل نے خود آگے بڑھ کر اپنا تعارف کرایا کہ میرا نام محمد طفیل ہے۔</p>	
2 کل نمبر = 4		

	<p>درج ذیل میں سے کسی ایک صنف کے بارے میں تفصیل سے لکھیے۔ $1 \times 3 = 3$</p> <p>(i) غزل (ii) افسانہ (iii) سوانح</p> <p>جواب: کسی ایک صنفِ سخن پر نوٹ:</p> <p>(i) <u>غزل</u>:</p> <p>غزل اردو شاعری کی سب سے مقبول صنف ہے۔ جس کا ہر شعر اپنے مفہوم کے اعتبار سے ایک اکائی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایجاز و اختصار غزل کی خوبی ہے۔ غزل کی مخصوص ہیئت کے لیے قافیہ اور ردیف کی پابندی ضروری ہے۔ غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوں، مطلع کہلاتا ہے۔ مطلع کے بعد والے شعر کو حسن مطلع کہتے ہیں۔ ایک غزل میں ایک سے زیادہ مطلع بھی ہو سکتے ہیں۔ غزل بغیر مطلع کے بھی ہو سکتی ہے۔</p> <p>غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے اسے ”مقطع“ کہتے ہیں۔ کبھی کبھی غزل کے درمیان بھی کسی شعر میں شاعر اپنا تخلص استعمال کر لیتا ہے۔ لیکن ایسے شعر کو مقطع نہیں کہیں گے۔ غزل کا سب سے اچھا شعر شاہ بیت کہلاتا ہے، اسے بیت الغزل بھی کہتے ہیں۔</p> <p>غزل کی شاعری بنیادی طور پر عشقیہ شاعری ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ غزل میں دوسرے مضامین بھی شامل ہوتے گئے۔ آج غزل میں تقریباً ہر طرح کے مضامین بیان کیے جاسکتے ہیں۔ جس طرح غزل میں مضامین کی قید نہیں اسی طرح اشعار کی تعداد بھی مقرر نہیں ہے۔</p> <p>مرزا غالب، میر تقی میر، مرزا محمد رفیع سودا، محمد ابراہیم ذوق، شاد عظیم آبادی، قاتی بدایونی، آصف گوندوی، یاس یگانہ چنگیزی کا شمار اردو غزل کے معروف شعراء میں ہوتا ہے۔</p>	18
--	---	----

(نوٹ: اگر طالب علم نے غزل گو شعرا کے نام نہیں لکھے ہیں تو اس کے نمبر نہ کاٹے جائیں)
 کیوں کہ شعرا کے نام نہیں پوچھے گئے ہیں۔)

OR / یا

(ii) افسانہ:

اردو ادب کی تاریخ میں افسانے کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ افسانہ کی ابتداء بیسویں صدی کے آغاز میں ہوئی۔ زمانے کی تیز رفتاری کے ساتھ چلنے والوں کے لیے مختصر افسانہ ایک خاص کشش رکھتا ہے۔ اردو میں افسانہ کو کہانی بھی کہا جاتا ہے۔ افسانہ اس کہانی کو کہتے ہیں جس میں زندگی کی حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ افسانہ میں افسانہ نگار زندگی کے کسی ایک پہلو یا کسی ایک تجربے پر روشنی ڈالتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ کسی ایک واقعے یا اس واقعہ کے تاثر کی بنیاد پر افسانہ کی عمارت کھڑی کی جاتی ہے۔

افسانے کے فن میں پلاٹ، کردار، تکنیک اور زبان واسلوب کی خاص اہمیت ہے۔ پلاٹ، واقعے کی ایسی ترتیب ہے جس میں افسانے کے تمام اجزا باہم مربوط ہوتے ہیں۔ اردو میں بغیر پلاٹ کے افسانے بھی لکھے گئے ہیں۔

افسانہ کی خاص اہمیت اختصار ہے۔ زیادہ تر افسانے ایک ہی کردار پر مرکوز ہوتے ہیں۔ زیادہ کردار افسانے کو غیر دلچسپ بنا دیتے ہیں۔ اسی لیے افسانہ میں عام طور پر ایک ہی کردار ہوتا ہے۔ افسانے میں تکنیک کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ افسانہ نگار جب خود کہانی بیان کرتا ہے تو اس میں آپ بیتی کا رنگ جھلکتا ہے۔

مختصر یہ کہ افسانہ ایک ایسی نثری صنف ہے جس میں ایک واقعے یا زندگی کے کسی ایک پہلو کو کم سے کم لفظوں میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ بیان کا ایسا اسلوب اختیار کیا جاتا ہے کہ افسانے کا مقصد بھی واضح ہو جائے اور دلچسپی کے ساتھ تاثر کی وحدت بھی برقرار رہے۔

اردو کے اہم افسانہ نگاروں میں پریم چند، علی عباس حسینی، سعادت حسن منٹو، عصمت چغتائی، راجندر سنگھ بیدی، کرشن چندر، غلام عباس، قرۃ العین حیدر اور انتظار حسین کے نام خاص طور سے اہم ہیں۔ ان کے بعد بھی نئے افسانہ نگاروں کی بڑی تعداد سامنے آچکی ہے۔
(نوٹ: اگر طالب علم نے افسانہ نگاروں کے نام نہیں لکھے ہیں تو اس کے نمبر نہ کاٹے جائیں کیوں کہ افسانہ نگاروں کے نام نہیں پوچھے گئے ہیں۔)

یا / OR

(iii) سوانح:

سوانح میں عام طور پر کسی مشہور اور ممتاز شخصیت کے حالاتِ زندگی اور ان کے کارناموں کی روداد بیان کی جاتی ہے۔ مواد کے اعتبار سے یہ تاریخ سے زیادہ قریب ہے کیونکہ اس میں اس شخص کی پیدائش سے وفات تک، زندگی کے بیشتر واقعات ایک خاص ترتیب سے بیان کیے جاتے ہیں۔ سوانح میں کسی شخص کی زندگی کے ساتھ اس دور کی تاریخی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی صورتِ حال کا بیان بھی ہو سکتا ہے۔ سوانح نگاری کو ادبی صنف کی حیثیت حالی اور شبلی نے عطا کی۔

حالی نے حیاتِ سعدی، یادگارِ غالب اور حیاتِ جاوید جیسی سوانحِ عمریاں تحریر کیں۔ شبلی نعمانی نے مذہبی و تاریخی شخصیات کو سوانحِ عمریوں کا موضوع بنایا۔ اس سلسلے میں المامون، الفاروق، سیرۃ النعمان اور سیرۃ النبی جیسی سوانحی کتابیں لکھیں۔

منشی ذکاء اللہ، عبدالرزاق کانپوری، عبدالحلیم شرر، سید سلیمان ندوی، غلام رسول مہر اور قاضی عبدالغفار نے مذہبی، علمی، ادبی اور سیاسی شخصیات کی سوانحِ عمریاں لکھیں۔

(نوٹ: اگر طالب علم نے سوانح نگاروں کے نام نہیں لکھے ہیں تو اس کے نمبر نہ کاٹے جائیں کیوں کہ سوانح نگاروں کے نام نہیں پوچھے گئے ہیں۔)

کل نمبر = 3